Gmail

Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

ایک تحقیقی مسئلہ میں رائے

AHMAD AFNAN <afnan547@hotmail.com>
To: "daruliftadarululoom@gmail.com" <daruliftadarululoom@gmail.com>
Cc: "mibrahimesa@yahoo.com" <mibrahimesa@yahoo.com>

7 June 2015 at 14.21

بخدمت جناب مفتی محمود اشرف صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرض یہ ہے کہ مال حرام کی منتقلی سے متعلق ایک استفتاء میں دار لاافتاء
دارالعلوم کی رائے مطلوب ہے۔ مجوزہ جواب اور دار الافتاء کے مفتیان کرام
کی رائےاور متعلقہ عبارات بھی منسلک ہے۔ اگر جلد رائے مل جائے تو
سہولت ہوگی

والسلام
احمد افنان
از طرف: دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

مولٹیکل انشورنس کی رقم میں واسطہ بننا.docx
2416K

۰۱۳۰۳۰

فتوی نمبر:		سائل:	فیصل ہارون	مجیب:	احمد افنان
مفتی:	حسین احمد	مفتی:	مفتی محمد	تاریخ:	18-04-2015
کتاب:	جائز و ناجائز کے احکام	باب:			

میڈیکل انشورنس کی رقم کی ادائیگی میں واسطہ بننا

السلام علیکم

امریکہ کی ایک کمپنی ہے جو پاکستان میں (MTBC) کے نام سے کام کر رہی ہے۔ کام یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر ڈاکٹرز انشورنس والے مریضوں کا علاج کرتے ہیں، پھر ڈاکٹرز کیلیے انشونس کمپنی سے ڈالرز نکلوانے کے لیے ہماری کمپنی کام کرتی ہے۔ یہ ڈالرز انشورنس کمپنی ڈاکٹرز کو دیتی ہے، پھر ڈاکٹرز وصول شدہ ڈالرز کا ایک خاص حصہ ہماری کمپنی کو دیتے ہیں۔

بزنس کی دنیا میں اس کو میڈیکل بلنگ Medical billing کہتے ہیں۔

ڈاکٹرز کے پاس وہ مریض بھی آتے ہیں جن کی انشورنس نہیں ہوتی، ان مریضوں سے بھی فیس کمپنی لیتی ہے، پھر وہ فیس جو مریضوں سے لی تھی وہ ڈاکٹرز کو دیتے ہیں، پھر ڈاکٹرز اس کا بھی ایک خاص حصہ ہماری کمپنی کو دیتے ہیں۔ یہ کمپنی دراصل ڈاکٹرز کے لیے کام کرتی ہے۔ سوال یہ ہے:

1. اس کمپنی یعنی MTBC کے لیے کام کرنا کیسا ہے؟
2. اور کیا کمپنی صحیح کام کر رہی ہے؟ علماء کی رائے اس بارے میں کیا ہے؟

فیصل ہارون
کلیۃ الشرعیۃ، سال اول
0345-9813735

الجواب باسم ملہم الصواب

1. کمپنی میں ملازمت کرنا جائز ہے۔
2. کمپنی کی ویب سائٹ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ بلنگ کے علاوہ دیگر بہت سی خدمات ڈاکٹرز کو دیتی ہے جن کے جواز میں کوئی تامل نہیں، جیسے: Health record, patient engagement and management, consultancy and other value added services۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

ہیلتھ انشورنس میں یہ تفصیل ہے کہ جن ممالک میں انشورنس کرانا قانونی مجبوری ہے، وہاں انشورنس کرانا بھی جائز ہے۔ البتہ جہاں یہ مجبوری نہیں جیسے پاکستان تو وہاں انشورنس کرانا جائز نہیں، اور انشورڈ شخص کے لیے ادا کردہ پریمیم سے زائد رقم استعمال کرنا جائز نہیں۔ البتہ MTBC چونکہ اس رقم کو خود استعمال نہیں کر رہی بلکہ اسے آگے ڈاکٹر تک پہنچانے کا محض واسطہ بن رہی ہے، لہذا کمپنی کا کام جائز ہے اور ان کی کمیشن حلال ہے۔

==========================
==========================

/http://www.mtbc.com

جواز کی تکییفِ فقہی اول: ڈاکٹرز کے لیے انشورنس کمپنی سے انشورڈ شخص کے جمع کردہ پریمیم کے بقدر اجرت وصول کرنا جائز ہے۔ زائد از پریمیم کو بنیۃ التصدق وصول کرنا جائز ہے، بنیۃ الاستعمال وصول کرنا نا جائز ہے۔ MTBC اور رقم کے ناجائز استعمال کے درمیان فاعل مختار کا فعل حائل ہے، اور معصیۃ اس عین رقم کے ساتھ قائم نہیں، لہذا کمپنی معاون للمعصیۃ نہیں ہے۔ البتہ کیونکہ اس کو یہ علم ہے کہ ڈاکٹرز غالباً زائد از پریمیم کو بھی استعمال کریں گے، اس لحاظ سے معصیت کا سبب بعید ہوگا، جو کہ مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ یہ چونکہ تمام رقم کے حق میں مکروہ نہیں، بلکہ بعض مجہول کے حق میں ہے، لہذا معاملہ اور بھی اھون ہوگا، اور اس کے جواز کی گنجائش ہے۔

دیکھیے: تفصیل الکلام فی مسئلۃ الاعانۃ علی الحرام، مفتی محمد شفیع عثمانی – (2/450، طبع قدیم)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 268)

(قوله: لأنه إعانة على المعصية) ؛ لأنه يقاتل بعينه، بخلاف ما لا يقتل به إلا بصنعة تحدث فيه كالحديد، ونظيره كراهة بيع المعازف؛ لأن المعصية تقام بها عينها، ولا يكره بيع الخشب المتخذة هي منه، وعلى هذا بيع الخمر لا يصح ويصح بيع العنب. والفرق في ذلك كله ما ذكرنا فتح ومثله في البحر عن البدائع، وكذا في الزيلعي لكنه قال بعده وكذا لا يكره بيع الجارية المغنية والكبش النطوح والديك المقاتل والحمامة الطيارة؛ لأنه ليس عينها منكرا وإنما المنكر في استعمالها المحظور. اهـ

جواز کی تکییفِ فقہی ثانی:

اس مسئلہ میں جواز یا عدم جواز کا حکم بظاہر ان نکات پر موقوف معلوم ہوتا ہے:

+0221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

1. MTBC جو رقم انشورنس کمپنی سے وصول کر رہی ہے کیا وہ خمر کی طرح عین حرام ہے؟ اگر ہے تو عدم جواز میں شک نہیں۔ لقولہ علیہ السلام: وحاملها والمحمولة إليه
2. اگر عین حرام نہیں (اصالۃ یا بعد الخلط) یا حرام لغیرہ ہے، اور عام نقد کی طرح ہے تو جائز ہونا چاہیے، کیونکہ اس صورت میں یہ غیر مقصود غیر مباشر للمعصیہ ہے۔ وكمن أعطى آخر درهما لا ليشتري به خمرا فإن اشترى به خمرا وشربه فلا إثم على من أعطاه الدرهم[اس پر قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ مفتی محمد صاحب]

صورت مسئلہ یوں ہوگی کہ انشورنس کمپنی سے آنے والی رقم تو بحکم الغصب عین حرام ہے، لیکن MTBC کے اکاونٹ میں آتے ہی وہ خلط ہو کر واجب فی الذمہ ہو جائے گا اور عین حرام نہیں رہے گا۔ اب جب MTBC یہ رقم آگے دے رہا ہے تو مطلق نقدی بغیر قصد حرام کے دے رہا ہے۔ اور ڈاکٹر بھی مال حرام وصول نہیں کر رہا، باقی رہا حرام مال کا تصدق تو وہ انشورڈ شخص کے ذمہ واجب ہے ان لوگوں کے ذمہ نہیں۔

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ تعاون علی الاثم کے باب میں فقہاء نے جن جزئیات کا ذکر کیا ہے ان میں اعیان ہیں نقود نہیں ہیں، کیونکہ نقود میں اعانت قصد کے سوا ممکن نہیں لانها لا تتعين بالتعيين

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

احمد افنان

28 رجب 1436ھ

رائے گرامی حضرت مفتی محمد صاحب (عدم جواز)

کمپنی کا معاملہ تو اگرچہ ڈاکٹر سے ہے، لیکن انشورڈ شخص کی اجازت اور وکالت کے بغیر MTBC انشورنس کمپنی سے رقم لے سکتی ہے، معلوم ہوا کہ MTBC انشورنس کمپنی سے رقم وصول کرنے اور اسے ڈاکٹر تک پہنچانے میں انشورڈ شخص کی وکیل ہے [یہ بات فقہی تکییف میں کہی جا سکتی ہے، لیکن حقیقت میں ان دونوں کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں۔ افنان] اور انشورڈ شخص حرام رقم سے اپنی اجرت ادا کرنے اور اسے ڈاکٹر تک پہنچانے میں MTBC کو وکیل بنا رہا ہے۔ اس لیے یہ یقیناً دونوں طرف سے اجرت لیتی ہوگی، معلومات کریں [یہ بات سوال میں نہیں۔ افنان]۔ جب یہ انشورڈ شخص کے لیے بھی عمل کرتی ہے اور وہ عمل حرام رقم اس کے اجیر تک پہنچانا ہے تو یہ تعاون علی الاثم نہیں تو اور کیا ہے؟ نیز اجرت کے جواز کے لیے فقہاء نے دو شرطیں لگائی ہیں: کام جائز ہو، اور اجرت حلال رقم سے دی جا رہی ہے۔ یہاں اول الذکر شرط مفقود ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

پھر جو اصول خلط کا بیان کیا گیا ہے اس پر تو کوئی حرام حرام رہے گا ہی نہیں، سود لیا خلط کر دیا، واجب فی الذمہ ہو گیا۔ مگر فقہاء نے لکھا ہے کہ جب تک حرام مقدار کو الگ نہ کر لے یا غصب میں مغصوب منہ کو بدل ادا نہ کر دے اس میں تصرف جائز نہیں۔ اس میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن راجح اور مدتی بہ کیا ہے؟ کہیں جرورت کی آڑ میں غیر مدتی بہ اقوال پر فتوی دے کر حرام کا دروازہ تو نہیں کھول رہے؟

رائے مفتی حسین باجوڑی صاحب (جواز):

یہاں تین طرح کا خلط اور شبہ پایا جا رہا ہے:

1. انشورڈ شخص کو ملنے والی مجموعی انشورنس کی رقم اگرچہ غالب الحرام بھی ہو، لیکن اس کے باوجود انشورڈ شخص کے ساتھ اس کی جمع کردہ رقم (Premium and installments) یعنی مقدار حلال کے بقدر معاملات کرنے کی اجازت ہے۔ ڈاکٹرز کی فیس کا مقدارِ حلال سے زائد ہونا یقینی نہیں، بلکہ عین ممکن ہے کہ ڈاکٹر کی اجرت مقدار حلال کے اندر ہو۔
2. انشورڈ شخص کے اکاؤنٹ میں جو رقم انشورنس کمپنی کی طرف سے جمع ہے اس میں اس کی اصل رقم اور انشورنس کی اضافی رقم مخلوط ہے، لہذا اس پیسے پر عین غصب اور خمر کے احکام جاری نہیں ہونگے، بلکہ ملک خبیث کے حکم میں ہو گی۔
3. انشورنس کمپنی کے اکاؤنٹ سے MTBC کے اکاؤنٹ میں بھی رقم آکر خلط در خلط ہو جاتی ہیں، لہذا ملک خبیث میں بھی ایک درجہ تفاوت آجاتا ہے، چنانچہ ملک خبیث کی منتقلی کا حکم لگے گا جو جواز مع الکراہۃ التنزیھیۃ ہو گا۔

- الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 292)
(قوله: لأنه ليس بحرام بعينه إلخ) يوهم أنه قبل الخلط حرام لعينه مع أن المصرح به في كتب الأصول أن مال الغير حرام لغيره لا لعينه بخلاف لحم الميتة وإن كانت حرمته قطعية، إلا ان يجاب بأن المراد ليس هو نفس الحرام؛ لأنه ملكه بالخلط، وإنما الحرام التصرف فيه قبل أداء بدله.
ففي البزازية قبيل كتاب الزكاة: ما يأخذه من المال ظلما ويخلطه بماله وبمال مظلوم آخر يصير ملكا له وينقطع حق الأول فلا يكون أخذه عندنا حراما محضا، نعم لا يباح الانتفاع به قبل أداء البدل في الصحيح من المذهب.

- الفتاوى الهندية - (ج 43 / ص 326)
فَقِيلَ : لَهُ لَوْ أَنَّ فَقِيرًا يَأْخُذُ جَائِزَةَ السُّلْطَانِ مَعَ عِلْمِهِ أَنَّ السُّلْطَانَ يَأْخُذُهَا غَصْبًا أَيَحِلُّ لَهُ ؟ قَالَ إنْ خَلَطَ ذَلِكَ بِدَرَاهِمَ أُخْرَى ، فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ، وَإِنْ دَفَعَ عَيْنَ الْمَغْصُوبِ مِنْ غَيْرِ خَلْطٍ لَمْ يَجُزْ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

- خلاصة الفتاوی – (ج 1 / ص 245)
من لا تحل لی الصدقة فالأفضل ان لا یأخذ جائزة السلطان، لکن هذا اذا کان یؤدی من بیت المال ، فان کان یؤدی من موروث له جاز. وان لم یکن من موروث لکن من غصب غصبه ، ان کان لم یخلطه بدراهم اخرىٰ لا یحل ، وان خلط لا بأس به لأنه صار ملکا له بالخلط عند أبی حنیفة رحمه الله.
و فیها أیضا: وقوله أرفق بالناس؛ اذ أموالہ لا تخلوا عن الغصب.

- رد المحتار - (ج 7 / ص 48)
(ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملکه فتجب الزکاة فیه ویورث عنه) ؛ لأن الخلط استهلاك إذا لم یمکن تمییز عند أبي حنیفة ، وقوله أرفق إذ قلما یخلو مال عن غصب.

- رد المحتار - (ج 7 / ص 53)
(قَوْلُهُ : لِأَنَّ الْخَلْطَ اسْتِهْلَاكٌ) أَيْ بِمَنْزِلَتِهِ مَنْ حَيْثُ إنَّ حَقَّ الْغَيْرِ يَتَعَلَّقُ بِالذِّمَّةِ لَا بِالْأَعْيَانِ ط ...... إنَّهُ لَمَّا خَلَطَهَا مَلَكَهَا وَصَارَ مِثْلُهَا دَيْنًا فِي ذِمَّتِهِ لَا عَيْنُهَا.

- رد المحتار - (ج 19 / ص 371)
فِي الْبَزَّازِيَّةِ أَخَذَهُ مُوَرِّثُهُ رِشْوَةً أَوْ ظُلْمًا ، إنْ عَلِمَ ذَلِكَ بِعَيْنِهِ لَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُهُ ، وَإِلَّا فَلَهُ أَخْذُهُ حُكْمًا أَمَّا فِي الدِّيَانَةِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ بِنِيَّةِ إرْضَاءِ الْخُصَمَاءِ ا هـ .
وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ إنْ عَلِمَ أَرْبَابَ الْأَمْوَالِ وَجَبَ رَدُّهُ عَلَيْهِمْ ، وَإِلَّا فَإِنْ عَلِمَ عَيْنَ الْحَرَامِ لَا يَحِلُّ لَهُ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ بِنِيَّةِ صَاحِبِهِ ، وَإِنْ كَانَ مَالًا مُخْتَلِطًا مُجْتَمِعًا مِنْ الْحَرَامِ وَلَا يَعْلَمُ أَرْبَابَهُ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ بِعَيْنِهِ حَلَّ لَهُ حُكْمًا ، وَالْأَحْسَنُ دِيَانَةً التَّنَزُّهُ عَنْهُ.

مسئلہ اعانۃ علی المعصیہ خلاصۃ الخلاصۃ:

تعاون علی المعصیۃ یعنی ما قامت المعصیۃ بعینہ بحیث لا ینقطع نسبتہ عن الفاعل بالنص حرام ہے، اس کی دو صورتیں ہیں:

۱- معصیۃ کا قصد ہو۔ باع العصیر بقصد ان یتخذ منہ خمرا

۲- معصیۃ کا قصد صلب عقد میں ہو۔ کمن قال بعنی هذا العصیر لاتخذ منہ خمرا۔ او آضر لی البیت لابیع فیہ الخمر، فقال آجرتہ۔
حکم: لا ینعقد العقد عندهما و یصح عند ابی حنیفہ بمعنی تصحیح العقد لا فی حق رفع الاثم
۳- قصد حکما: لیس لہا استعمال حلال
وما سوی ذلک لا یدخل فی الاعانہ۔ و یدخل فی التسبب للمعصیۃ، وہو ایضا لا یخلو عن الکراهۃ: ثم هو علی ضربین: قریب و بعید
السبب القریب:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE
دار الافتاء

Scanned by CamScanner

١ـسبب محرك: بحيث لولاه لما اقدم الفاعل على تلك المعصية. لقوله: ولا تسبو الذين يدعون من دون الله. و ضرب الارجل ليبدين ما يخفين. وهو ايضا حرام بالنص و من اكبر الكبائر.
٢ـ سبب موصل. ثم هذااذا استعمل فى المعصية بدون احداث صنعة ك بيع السلاح لاهل الفتنة،اتخاذ دار لعبادة النار، و بيع العصير ممن يعلم انه يتخذه خمرا، و بيع الامرد ممن يلوط به، بيع الجارية المغنية.
حكمه: تكره تحريما فى حق الاثم، و يصح العقد.[و ينبغى ان يطيب الاجر و الثمن]
٣ـسبب موصل باحداث صنعة: كبيع الحديد لاهل الفتنة، وبيع العنب ممن يتخذه خمرا. فتكره تنزيها

رائے گرامی مفتی محمد صاحب: یہ تعاون علی الاثم کی پہلی صورت ہے۔

رائے گرامی مفتی حسین صاحب: یہ زیادہ سے زیادہ آخری صورت کراہت تنزیہی کی ہوسکتی ہے۔(ناقل فتوی کی بھی یہی رائے ہے۔

=====

http://fatwa.islamweb.net/fatwa/index.php?page=showfatwa&Option=FatwaId&Id=151411]

السؤال

جزاكم الله كل خير على ما تقومون به لخدمة هذا الدين: أنا موظف بشركة أقوم نهاية كل شهر بتحويل رواتب الموظفين عبر الإنترنت من حساب الشركة ببنك ربوي إلى حسابات الموظفين ببنوك أخرى ـ ربوية وإسلامية ـ فهل عليّ إثم في هذا التحويل؟ علما بأن عملي يقتصر على هذا التحويل ولا يتعداه إلى معاملات أخرى.

الإجابة

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد:

فإذا كانت الحسابات التي يتم إيداع أجور العمال فيها لدى البنوك الربوية حسابات جارية لا تعطى فوائد ربوية وإنما هي لحفظ المال فقط، فلا حرج في ذلك العمل، وأما ما كان من حسابات الموظفين لدى بنوك ربوية ويعطي فوائد على تلك العملية فالذي يظهر أنه لا يجوز مباشرة إيداع الأجور بها لكونها معاملة ربوية, والنبي صلى الله عليه وسلم: لعن آكل الربا وموكله وشاهديه وكاتبه، وقال: هم سواء. رواه مسلم.

فشمل اللعن كاتب عقد الربا ومثله كل من أعان عليه، وبالتالي فإن أمكنك تمييز الحسابات الجارية لدى البنوك الربوية التي لا تعطي فوائد على تلك المعاملة فلا حرج عليك في العمل فيما هو مباح في تلك

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

000036

Scanned by CamScanner

الشركة، وإلا فلا يجوز العمل فيما فيه إيداع أموال الموظفين في الحسابات التي تعطي فوائد ربوية لما ذكرنا، وللفائدة انظر الفتويين رقم: 49276، ورقم:59282.

والله أعلم.

سودی بینک کے لئے مکان یا پلاٹ فروخت کرنے کا حکم

سوال:- سودی بینک کے لئے کوئی مکان یا پلاٹ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فروخت کرنے کی صورت میں ملنے والی رقم حلال ہے یا حرام؟

محمد عامر (استاذ جامعۃ الرشید)

جواب:- چونکہ بینک کے سرمایہ کی اکثریت حرام نہیں، اس لئے بیچنے کی گنجائش تو معلوم ہوتی ہے،[1] لیکن کراہت تنزیہی سے خالی نہیں۔[2]

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۱۴۲۵/۲/۲۹ھ

دار الافتاء

http://www.ahlalhdeeth.com/vb/showthread.php?t=229787

ضابطه وجيزه

بارك الله فيكم

موضوع ضابط الإعانة على الإثم والعدوان كان محل بحث طويل ومناقشات بين أعضاء " مجمع فقهاء الشريعة بأمريكا " في دورته الخامسة التي انعقدت بالبحرين سنة 1428هـ

وكان خلاصة ما توصلوا إليه أن الإعانة على الإثم والعدوان أربعة أقسام:

1- مباشرة مقصودة كمن أعطى آخر خمرا بنية إعانته على شربها

+9221-1111-08384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

2-مباشرة غير مقصودة ومنه بيع المحرمات التي ليس لها استعمال مباح إذا لم ينو إعانتهم على استعمالها المحرم

3-مقصودة غير مباشرة كمن اعطى آخر درهما ليشتري به خمرا ومنه القتل بالتسبب

4-غير مباشرة ولا مقصودة كمن باع ما يستعمل في الحلال والحرام ولم ينو إعانة مستعمليه في الحرام ، وكمن أعطى آخر درهما لا ليشتري به خمرا فإن اشترى به خمرا وشربه فلا إثم على من أعطاه الدرهم طالما لم ينو به إعانته على المحرم ، ومن هذا القسم الرابع البيع والشراء والإجارة من المشركين وفساق المسلمين والتصدق عليهم بالمال

وقد كان قرار المجمع تحريم الأنواع الثلاثة الأولى وإباحة القسم الرابع وهو ما ليس مباشرا ولا مقصودا

ولو اطلعت على ما في هذا الرابط لوجدت تطبيقات عديدة على هذا الضابط:

http://www.amjaonline.com/ar_d_details.php?id=108

أبو خالد وليد بن إدريس المنيسي

http://almeneesey.com

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 336)

وللمودع صرف وديعة مات ربها ولا وارث لنفسه أو غيره من المصارف: دفع النائبة والظلم عن نفسه أولى إلا إذا تحمل حصته باقيهم وتصح الكفالة بها ويؤجر من قام بتوزيعها بالعدل وإن كان الأخذ باطلا وهذا يعرف ولا يعرف كفا لمادة الظلم قلت: ومعنى صحة الكفالة بالنائبة التي بغير حق أن الكفيل إذا كفل غيره بها بأمره كان له الرجوع عليه بما أخذه الظالم منه لا بمعنى أنه يثبت للظالم حق المطالبة على الكفيل، فلا يرد ما قيل إن الظلم يجب إعدامه فكيف تصح الكفالة به كما سنحققه في محله إن شاء الله تعالى (قوله: ويؤجر من قام بتوزيعها بالعدل) أي بالمعادلة كما عبر في القنية أي بأن يحمل كل واحد بقدر طاقته؛ لأن لو ترك توزيعها إلى الظالم ربما يحمل بعضهم ما لا يطيق فيصير ظلما على ظلم ففي قيام العارف بتوزيعها بالعدل تقليل للظلم فلذا يؤجر وهذا اليوم كالكبريت الأحمر بل هو أندر

==========

عبارات عدم جواز:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

Scanned by CamScanner

سنن أبي داود ت الأرنؤوط (5/ 517)

- باب العنب يعصر للخمر

3674 - حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا وكيع بن الجراح، عن عبد العزيز ابن عمر، عن أبي طعمة (1) مولاهم وعبد الرحمن بن عبد الله الغافقي أنهما سمعا ابن عمر يقول: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "لعن الله الخمر وشاربها وساقيها، وبائعها ومبتاعها، وعاصرها ومعتصرها، وحاملها والمحمولة إليه" (2).

- فيض القدير (5/ 267)

7253 - (لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها) قال في الصحاح: اعتصرت عصيرا اتخذته قال الأشرفي: قد يكون عصيره لغيره والمعتصر من يعتصر لنفسه نحو كال واكتال وقصد واقتصد (وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثمنها) أي ولعن الله اكل ثمنها بالمد أي متناوله بأي وجه كان وخص الأكل لأنه أغلب وجوه الانتفاع قال الطيبي: ومن باع العنب من العاصر فأخذ ثمنه فهو أحق باللعن قال: وأطنب فيه ليستوعب مزاولتها مزاولة ما بأي وجه كان قال ابن العربي: وقد لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم في هذا الخبر في الخمر عشرة ولم ينزله ولم يرتبه أحد من الرواة وتنزيله يفتقر إلى علم وافر وذلك أن يكون بشيئين أحدهما الترتيب من جهة تصوير الوجود الثاني من جهة كثرة الإثم أما بتنزيلها وترتيبها من جهة الوجود فهو المعتصر ثم العاصر ثم البائع ثم الأكل من الثمن ثم المشتري ثم الحامل ثم المحمول إليه ثم المشتراة له ثم الساقي ثم الشارب وأما من جهة كثرة الإثم فالشارب ثم الأكل لثمنها ثم البائع ثم الساقي وجميعهم يتفاوتون في الدركات في الإثم وقد يجتمع الكل منها في شخص واحد وقد يجتمع البعض ونعوذ بالله من الخذلان وتضاعف السيئات وفيه أن يحرم بيع المسكر قال شيخ الإسلام زكريا: وجه الدلالة أنه [ص:268] يدل على النهي عن التسبب إلى الحرام وهذا منه وأخذ منه الشيخ أنه يحرم بيع الحشيشة ويعزر بائعها وآكلها

٢ـ قال العلامة ابن عابدين: ـ ما قامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريمًا وإلا فتنزيهًا وبيع المكعب المفضض للرجل إنه يلبسه يكره لانه اعانة على لبس الحرام. (رد المحتار ج٦ ص٣٩٢ كتاب الحظر والاباحة)
ومثله في البحر الرائق ج ٥ ص١٤٣ نعيم بتغير يسير في آخر باب البغاة ـ

دار الافتاء

+9221-1111-08384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

00C33

Scanned by CamScanner

لما قال العلامة محمد بن محمد ابن البزاز الكردويؒ : ويبع المكعب المفضض للرجال اذا علم
انه يشتريه للبسه يكره - (البزازية على هامش الهندية ج٤ ص٥٢ الثالث فى المتفرقات) ٢ـه

وفي فتاوى ابن حجر الهيتمي (207/2 :(

وسئل بما صورته: وما الحكم في بيع نحو المسك لكافر يعلم منه أنه يشتريه ليطيب به صنمه، وبيع حيوان لحربي يعلم منه أنه يقتله بلا ذبح ليأكله؟ فأجاب بقوله :

يحرم البيع في الصورتين كما شمله قولهم: كل ما يعلم البائع أن المشتري يعصي به يحرم عليه بيع له، وتطييب الصنم وقتل الحيوان المأكول بغير ذبح معصيتان عظيمتان ولو بالنسبة إليهم، لأن الأصح أن الكفار مخاطبون بفروع الشريعة كالمسلمين، فلا تجوز الإعانة عليهما ببيع ما يكون سبباً لفعلهما، وكالعلم هنا غلبة الظن، والله أعلم. انتهى

شيء الأصل الإباحة فيجوز فيه ما ذكر ؛ إلا أن يُعلم يقيناً أو بغلبة الظن أنه سوف يستخدم في محرم فبيعه وتأجيره والإعانة على ذلك ولو بشيء يسير فهو من التعاون على الإثم لعموم قوله تعالى { ولا تعاونوا على الإثم والعدوان } والله أعلم

مثال : تأجير العقار جائز لكن إذا عُلم أن من سيستأجر العقار أو غلب على الظن أنه سيتخدمه في بيع محرم ، فلا يجوز لك تأجيره مع أن التأجير في الأصل جائز.

مثال آخر : بيع العنب جائز لكن عُلم أن من سيشتري العنب سيستخدمه خمراً أو يبيعه لمن يخمّره فالبيع عليه لا يجوز لأن ذلك من التعاون على الإثم ، قال تعالى {ولا تعاونوا على الإثم والعدوان{

دار الافتاء

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned by CamScanner

وهذه مشاركة فيما تعلمت وعرفت فإن كان من صواب فمن الله والحمد لله ، وإن كان من خطأ وهذا ما أتوقعه ، فصدري يتسع لتصويبي إلى الصواب والحق.

==============

http://fatwa.islamweb.net/fatwa/index.php?page=showfatwa&Option=FatwaId&Id=285898

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد:

فالإعانة على الإثم من حيث القصد والمباشرة أربعة أقسام، ثلاثة منها محرمة، وواحد مباح، وهو ما إذا كانت غير مباشرة ولا مقصودة، كمن باع ما يستعمل في الحلال والحرام، ولم ينو إعانة مستعمليه في الحرام، وكمن أعطى آخر درهمًا لا ليشتري به خمرًا، فإن اشترى به خمرًا وشربه فلا إثم على من أعطاه الدرهم، طالما لم ينو به إعانته على المحرم، ومن هذا القسم المباح: البيع والشراء والإجارة من المشركين وفساق المسلمين، والتصدق عليهم بالمال وراجعي في ذلك الفتوى رقم: 238762.

====================

http://fatwa.islamweb.net/fatwa/index.php?page=showfatwa&Option=FatwaId&Id=280075

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، وعلى آله، وصحبه، أما بعد:

فنجمل في الجواب، كما أجملت في السؤال، ونقول: إنه لا يجوز التعاون مع الحرامية، والمعتدين، فيما يعينهم على إثمهم، وباطلهم. فالمتعامل مع الغاصب، والسارق، والمعتدي، يكون مثلهم ما دام يعلم أنه يعاملهم في المال المعتدى عليه. وما يأخذه من عمولة مقابل ذلك لا تحل له؛ لأنها في مقابل منفعة محرمة: قال تعالى: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ {المائدة:2} .

والله أعلم.

14/70

دار الافتاء

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

00041

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ہیلتھ انشورنس کے کاغذات کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انشورنس کمپنی ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) کو ہدایت دیتی ہے کہ اس مریض کا علاج آپ کریں اور خاص رقم کی حد تک اس کی فیس ہم ادا کریں گے جس کا حاصل یہ ہے کہ انشورنس کمپنی ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) کی خدمات اپنے کسی ممبر کے علاج کے لئے حاصل کرتی ہے۔ اور اس کا معاوضہ ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) کو ادا کرتی ہے۔ لہٰذا اصل معاملہ انشورنس کمپنی اور ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) کے درمیان ہوتا ہے، اور یہ معاملہ اس حد تک جائز ہے۔ رہی یہ بات کہ انشورنس کمپنی اخراجات کس بناء پر برداشت کر رہی ہے، اس کا تعلق مریض اور انشورنس کمپنی کے باہمی معاہدے سے ہے جو ناجائز ہے، مگر ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) اس میں فریق نہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر (یا ہاسپٹل) کے اپنی فیس انشورنس کمپنی سے وصول کرنے پر وہی احکام عائد ہوں گے جو انشورنس کمپنی سے کسی جائز معاملہ کرنے کے ہوتے ہیں۔ مثلاً انشورنس کمپنی کو کوئی چیز فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرنا۔

اس کا حکم معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نکات ذہن میں رکھنا ضروری ہیں:

۱: ہیلتھ انشورنس میں انشورنس کمپنی بیمہ دار سے علاج کرنے کا معاہدہ کرتی ہے اور اس کے عوض پریمیم وصول کرتی ہے، چونکہ علاج کی ضرورت اور اس کی نوعیت اور اس کی مقدار انشورنس کے عقد کے وقت مجہول ہے، اس لئے وہ عقدِ غرر میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

۲: عقودِ غرر حنفیہ کے نزدیک عقودِ فاسدہ ہیں نہ کہ عقودِ باطلہ۔ چنانچہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معقود علیہ کے معلوم ہونے کو شرائطِ صحت میں شامل کیا ہے نہ کہ شرائطِ انعقاد میں۔ (بدائع الصنائع: ۳۵۵/۴) نیز علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مزابنہ، ملامسہ وغیرہ کو فاسد کہا ہے نہ کہ باطل۔ (درمختار مع رد المحتار: ۶۵/۵)

۳: عقدِ فاسد میں بائع جب ثمن پر قبضہ کر لے تو وہ اس کی ملکِ خبیث ہو جاتا ہے، جس کا بیع فسخ کر کے مشتری پر رد کرنا واجب ہے۔ (ہدایہ مع فتح القدیر: ج ۶/ ۱۰۱)

۴: البتہ بیع فاسد کا بائع اگر اس بیع کی ثمن سے کوئی چیز خریدے تو بیع درست ہو جاتی ہے اور وہ اس خریدی ہوئی چیز کا مالک بن جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو بیچنے سے جو نفع حاصل ہو وہ بھی حلال ہوتا ہے۔ کما فی الهداية مع فتح القدير:

ومن اشترى جارية بيعا فاسدا وتقابضا فباعها وربح فيها تصدق بالربح ويطيب للبائع ما ربح في الثمن (ج٦/١٠٤)

دار الافتاء

اس کی وجہ شراح ہدایہ" نے یہ لکھی ہے کہ بائع نے جو دوسرا عقدِ بیع کیا وہ خاص اس ثمن پر واقع نہیں ہوا جو بیع فاسد کے ذریعے حاصل ہوئی تھی، بلکہ نقودِ مطلقہ پر ہوا تھا۔لہٰذا یہ عقد جائز تھا اور اس کے ذریعے جو چیز بائع اول کی ملکیت میں آئی وہ ملکِ خبیث نہیں بلکہ ملکِ صحیح ہے، اس لئے اس پر استرباح بھی جائز ہے۔اگرچہ ان فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ بات صراحۃً ذکر نہیں فرمائی کہ جس بائع ثانی نے بائع اول کو کوئی چیز بیچی اور وہ ثمن وصول کی جو بیع فاسد سے حاصل ہوئی تھی تو اس کے لئے یہ ثمن وصول کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ لیکن اگر اس کے لئے ثمن وصول کرنا ناجائز ہوتا تو اس کو بھی ذکر کیا جاتا، اس لئے معلوم ہوا کہ اس کے لئے ثمن وصول کرنا بھی جائز ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب عقد نقودِ مطلقہ فی الذمہ پر ہوا تو عقد صحیح ہوا، لیکن جب مشتری نے وہ نقود دیئے جو بیع فاسد میں واجب الرد تھے تو اس نے اُن کا استہلاک کر دیا، اگر استہلاک نہ کیا ہوتا تو بعینہٖ واجب الرد ہوتے، لیکن استہلاک کے بعد اُس کا مثل اُس کے ذمہ واجب ہوگیا، چنانچہ صاحبِ ہدایہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیع فاسد کی ثمن کے بارے میں فرماتے ہیں:

دار الافتاء

ثم إن كانت دراهم الثمن قائمة يأخذها بعينها؛ لأنها تتعين في البيع الفاسد، وهو الأصح؛ لأنه بمنزلة الغصب، وإن كانت مستهلكة أخذ مثلها ۔(هداية مع الفتح: ج٦/ص١٠٢)

چنانچہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں متعدد سوالات کے جواب میں اس پر جزم فرمایا ہے کہ حرام آمدنی والے کے ساتھ کوئی جائز عقد کرنا اور اس سے عوض وصول کرنا جائز ہے، اگرچہ احتیاط اور تقویٰ یہ ہے کہ اس عوض کو صدقہ کر دیا جائے۔(ملاحظہ ہو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۱۴/ص۳۹۴ تا ص۴۰۰، سوال نمبر ۲۵۳ تا ۲۵۸)

مذکورہ بالا نکات کی بنیاد پر انشورنس کمپنی نے جو رقمیں عقدِ فاسد کے ذریعے حاصل کی ہیں اُن کا حکم وہی ہوگا جو بیع فاسد کی ثمن کا ہوتا ہے، لہٰذا ڈاکٹر کے ساتھ کمپنی کا عقد نقودِ مطلقہ پر ہے اور عقدِ جائز ہونے کی بناء پر ڈاکٹر کے لئے اُس سے اپنی فیس وصول کرنا جائز ہے، یہ اور بات ہے کہ انشورنس کمپنی کے ذمہ واجب ہے کہ عقدِ فاسد کو فسخ کر کے اس کے ذریعے حاصل کی ہوئی رقمیں بیمہ داروں کو واپس کرے، اصلاً تو اس کے ذمہ یہ واجب تھا کہ بعینہٖ وہی رقمیں انہیں واپس کرے (على القول بتعين النقود في العقود الفاسدة) لیکن جب اُس نے اُن رقموں کو خلط کر کے نیز اُن کے ذریعے دوسرے عقودِ صحیحہ کر کے اُن کا استہلاک کر دیا تو اب اُس پر اُن کا مثل واجب ہوگیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر کے ساتھ علاج کا جو عقدِ صحیح ہوا، ڈاکٹر کے لئے اُس کی فیس انشورنس کمپنی سے

Scanned by CamScanner

وصول کرنا جائز ہے، اگرچہ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ یہ ساری کارروائی بالآخر ایک عقدِ فاسد کی بناء پر ہو رہی ہے، کراہت تنزیہی سے خالی نہیں۔

اس تفصیل کی روشنی میں ایم ٹی بی سی (MTBC) جو ڈاکٹر کے لئے وکیل کا کام کرتی ہے اور اس کا کام صرف انشورنس کمپنی سے وصول کرنا نہیں، بلکہ دوسرے مریضوں سے بھی وصولیابی اس کے فرائض میں داخل ہے اور کچھ دیگر جائز خدمات بھی انجام دیتی ہے، اس میں ملازمت کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بندہ محمد تقی عثمانی

۱۲؍صفر ۱۴۳۷ھ

۲۵؍نومبر ۲۰۱۵

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفراللہ

۱۲؍صفر ۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱۲/۱۷۵۹

۱۶/۲/۳۷ھ

۲۰۱۵/۱۱/۲۹

الجواب صحیح

۱۵؍۲؍۱۴۳۷ھ

JUC44